International Research Journal of Religious Studies, Vol.:3, Issue: 02,July-Dec 2023 PP: 111-125

OPEN ACCESS
IRJRS
ISSN (Online): 2959-1384
ISSN (Print): 2959-2569
www.irjrs.com

علم معدنیات اور تعلیماتِ کتاب وسنت
(ایک تحقیقی جائزہ)

MINERALOGY AND TEACHINGS OF QURAN & SUNNAH (A RESEARCH REVIEW)

Muhammad Naimat Ullah
Ph.d Scholar Islamic Studies, Division of Islamic and Oriental Learning, Lower Mall Campus, University of Education, Lahore.
Email : *muhammadnaimatullah53@gmail.com*
https://orcid.org/0009-0004-9412-1686

Muhammad Farooq
Ph.d Scholar, Dept of Islamic Studies, Faculty of Art, Social Sciences and Humanities, Imperial College of Business Studies, Lahore.
Email : *shahqamar@gmail.com*
https://orcid.org/0009-0006-5535-449X

Hafiz Muhammad Abdullah
Ph.d Scholar, Dept of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.
Email : *hafizmuhammadabdullah53@gmail.com*
https://orcid.org/0009-0001-7167-8164

Abstract

Geology is the science of earth. Mineralogy is a branch of geology. Minerals are iron ore or other natural resources found underground. Minerals are divided into two categories namely metallic and non-metallic. "Mineralogy in the light of Hadiths of the Prophet. An exploratory study" The subject is a very important subject by its nature. Which is related to Quran, Sunnah, science and modern research. Geology has been mentioned in the Qur'an and Hadith as a division of inheritance. The branch of geology, mineralogy, is actually included in science. This science is subject to Allah. Included in this knowledge are the sun, moon, stars, mountains, and all the

CC BY

objects in the world and the sky are showing the clear signs of Allah's creation. For the intelligent people of the present age of Allah, the birth of man, the orderly system of plants and the orderly system of astronomy, the created things, all the creatures, the sky and the earth, the day and the night, the sun and the moon, the stars and the planets, the ships and boats. There are signs of Allah in wind, water, clouds, rain, etc. By benefiting from which they can attain true and eternal life. The reason why science is making false explanations with wrong assumptions today is because we have not understood the reality of Allah's system. In the hadith of the Prophet, peace be upon him, there is an illustration of the knowledge of minerals. As the Prophet said: "People are like mines of silver and gold. The best among them in the age of ignorance are those who are the best in Islam, if they have religious understanding.

***Key Words**: Quran, Prophetic Hadith,Geology, Mineralogy, Management, Minerals, metallic, Non-metallic, silver, gold.*

موضوع کا تعارف

عصر حاضر کے عقل مندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا منظم نظامِ نباتات اور منظم نظامِ فلکیات، تخلیق شُدہ اشیاء انسان، فرشتے، جنات، تمام مخلوقات، جانور، آسمان اور زمین، دن اور رات، سُورج اور چاند، ستارے اور سیارے، سمندر جہاز اور کشتیاں، ہوا، پانی اور بادلوں کا آنا بارشوں کا برسنا وغیرہ میں اللہ کی نشانیاں موجود ہیں۔ جن سے وہ مُستفید ہو کر اصل اور ہمیشہ رہنے والی حیات کو حاصل کر سکتے ہیں۔ آج جو سائنس کے علوم کے ذریعے غلط مفروضوں کے ساتھ غلط وضاحتیں کی جارہی ہیں اسکی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اللہ کے اس نظام کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کی گردش میں اور جہازوں میں جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں اٹھائے جو نفع پہنچاتی ہیں لوگوں کو اور جو اتارا اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے پانی پھر زندہ کیا اسکے ساتھ زمین کو اسکے مردہ ہونے کے بعد اور پھیلا دیئے اس میں ہر قسم کے جانور اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اور بادل میں جو حکم کا پابند ہو کر آسمان اور زمین کے درمیان (لٹکتا رہتا) ہے (ان سب میں) نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔"[1]

علوم ارضیات زمین کا علم ہے۔ علم معدنیات Mineralogy علم ارضی کی ایک شاخ ہے۔ معدنیات سے مراد زمین کے نیچے سے حاصل ہونے والا خام لوہا، تانبا، سونا چاندی اور دوسرے قدرتی وسائل ہیں۔ معدنیات کو دو انواع میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی دھاتی اور غیر دھاتی۔ "علم معدنیات احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں، تحقیقی مطالعہ" اپنی نوعیت کے اعتبار سے نہایت اہم موضوع ہے۔ جس کا تعلق قرآن وسنت، سائنس اور جدید تحقیقات کے ساتھ ہے۔ علم ارضی کا ذکر قرآن وحدیث میں وراثت کی تقسیم

کاری کے طور پر آیا ہے۔ علم ارضی کی شاخ علم معدنیات دراصل علم سائنس میں ہی شامل ہے۔ اسی علم میں شامل سورج چاند ستارے پہاڑ دنیا و آسمان میں موجود سب اشیاء اللہ کی خلقت کی واضح نشانیوں کو ظاہر کر رہے ہیں۔ حدیث نبوی میں علم معدنیات کا ذکر تمثیلی آیا ہے۔ زکوۃ کے احکام میں بھی اس کا ذکر آیا ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے کہ "لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی طرح ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اسلام میں سب سے بہتر ہیں، اگر وہ دینی سمجھ رکھتے ہوں۔"[2]

علم ارضی

علوم ارضیات زمین کا علم ہے۔ اس میں ہم زمین کے بارے میں سائنسی علم اور مشاہدات کا مطالعہ کرتے ہیں مثلاً ان تبدیلیوں کا جو ہماری زمین میں ہو رہی ہیں، چٹانیں کیسے بنتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس علم کی بدولت ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ زمین کا سینہ چیر کر اس میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں نکال سکیں مثلاً معدنیات، تیل، گیس وغیرہ وغیرہ علم معدنیات کے ماہر کو Mineralogist کہتے ہیں۔ علم معدنیات Mineralogy علم ارضی کی شاخ ہے۔

علم معدنیات

کرسٹالوگرافی، خصوصیات، درجہ بندی اور ان میں فرق کرنے کے طریقوں سے متعلق سائنس کو علم معدنیات کہتے ہیں۔ معدنیات ارضیات کا ایک موضوع ہے جو کیمسٹری، کرسٹل ڈھانچے، اور معدنیات اور معدنیات کے نمونے کی طبعی خصوصیات (بشمول نظری) کے سائنسی مطالعہ میں مہارت رکھتا ہے۔ معدنیات کے اندر مخصوص مطالعات میں معدنیات کی اصل اور تشکیل کے عمل، معدنیات کی درجہ بندی، ان کی جغرافیائی تقسیم کے ساتھ ساتھ ان کا استعمال شامل ہے۔[3]

معدنیات

معدنیات سے مراد زمین کے نیچے سے حاصل ہونے والا خام لوہا یا دوسرے قدرتی وسائل ہیں۔ معدنیات ایک ٹھوس مادہ ہے جو قدرتی اور غیر نامیاتی نوعیت کے ساتھ تخلیق کیا جاتا ہے۔ اس میں ایک خاص کیمیائی ترکیب اور اچھی طرح سے بیان کردہ کرسٹل ڈھانچہ شامل ہے۔ معدنیات کی قسم پر منحصر ہے اس میں ایک کرسٹل ڈھانچہ ہوگا یا کوئی اور۔ یہ ڈھانچہ، جو معدنیات کو شکل دیتا ہے، اس کی اصل اور تشکیل پر منحصر ہے۔ دنیا میں چار ہزار سے زیادہ مختلف معدنیات ہیں، جن میں سے بہت سی دھاتی عناصر پر مشتمل ہیں۔ معدنیات میں قدرتی طور پر غیر نامیاتی مادے پائے جاتے ہیں جو زمین کی پرت میں پائے جاتے ہیں۔ وہ انسانی مداخلت کے بغیر تشکیل پاتے ہیں اور ان کی ایک عین مطابق کیمیائی ساخت اور کرسٹل لائن کا ڈھانچہ ہوتا ہے۔ دھاتیں بنیادی مادے ہیں جو ٹھوس شکل میں کرسٹل لائن ہیں اور قدرتی طور پر معدنیات میں پائے جاتے ہیں جیسے سونا، چاندی اور تانبا۔ ان میں عام طور پر اچھے برقی اور گرمی کنڈکٹر کی خصوصیات ہوتی ہیں، جو ظاہری شکل میں چمکدار اور نرم ہوتے ہیں۔ قیمتی دھاتوں میں سونا، چاندی اور پلاٹینم شامل ہیں۔ سونے کی کل پیداوار کا تقریباً 90 فیصد سونے کی کانوں سے آتا ہے۔ باقی دس فیصد تانبے اور نکل جیسی دیگر دھاتوں کی کان کنی سے ایک ضمنی پیداوار کے طور پر تیار کیا جاتا ہے۔ قیمتی دھاتیں عالمی منڈی میں فروخت ہوتی ہیں اور زیورات سے لے کر الیکٹرانکس تک گاڑیوں میں کاتلیٹک کنورٹر تک استعمال ہوتی ہیں۔

بیس دھاتیں Base metals کم قیمت والی ہوتی ہیں، خاص طور پر تانبا، سیسہ اور زنک۔ ان دھاتوں کی بہتر شکلیں عالمی منڈیوں میں مختلف معیاری اشکال اور سائز میں بڑے پیمانے پر تجارت کی جاتی ہیں۔ یہ ہمارے آس پاس کی بیشتر دنیا کے لئے ضروری عمارت سازی ہیں۔ فیرس دھاتیں اعلی قسم کے فولاد والی دھاتیں ہیں، جس میں ہر طرح کے اسٹیل شامل ہیں۔ لوہا کے لاطینی زبان کے لفظ فرہم سے ماخوذ ہے۔ کرومیم، کوبالٹ، مینگنیج اور مولڈڈینم اکثر اس گروپ میں شامل ہوتے ہیں کیونکہ ان کے اہم استعمال اسٹیل کی خصوصیات کو بہتر بنانا ہیں۔ الوہ والی دھاتوں Non-ferrous metals میں ایلومینیم، تانبا، سیسہ، میگنیشیم، نکل، ٹن اور زنک شامل ہیں کیونکہ ان کے بنیادی استعمال اسٹیل سازی سے متعلق نہیں ہیں۔ نوٹ کریں کہ بیس دھاتوں کے ساتھ کچھ وورلیپ موجودہے اور گروپ کے نام کا انتخاب سیاق وسباق پر منحصر ہے۔ زمین کے نچلے حصے میں نایاب زمین کی دھاتیں اتنی کم نہیں ہیں، لیکن ان کا نکالنا پیچیدہ اور مشکل ہے۔ ان میں 14 عناصر (لانٹینائڈس) ہوتے ہیں، اس کے بعد متواتر جدول میں اسکینڈیم، یٹریئم، لانٹینم اور لانٹن ہوتے ہیں۔ گلاس، سیرامکس، گلیز، میگنٹ، لیزر اور ٹیلی ویژن ٹیوب اور ریفائننگ پٹرولیم کی تیاری میں اس کا چھوٹا حجم کے باوجود وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے۔ عام طور پر سب سے زیادہ مرکب دھاتیں اسٹیل کی درجہ بندی کی جاتی ہیں۔ عام کان کنی کی سرگرمیوں کی طرح، قیمتی دھاتیں اور معدنیات کی چھان بین، تیاری، پیداواری سرگرمیاں اور پیداوار کے بعد کی بحالی اور نگرانی جدید لیبارٹریوں کے ذریعہ فراہم کردہ اہم خدمات کے شعبے ہیں۔ ان لیبارٹریوں میں قیمتی دھات کی نشاندہی کرنے اور اسے ایسی مصنوعات میں تبدیل کرنے کے لئے متعدد ٹیسٹ اور تجزیے کیے جاتے ہیں جن سے معاشی ان پٹ میں اضافہ ہوگا۔

معدنیات کی اقسام

معدنیات کی ان کی کرسٹل شکل اور کیمسٹری کی بنیاد پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔ معدنیات کو دو انواع میں تقسیم کیا گیا ہے؛ دھاتی اور غیر دھاتی۔

دھاتی معدنیات Metallic minerals:

دھاتی معدنیات اپنی ظاہری شکل میں چمک کی نمائش کرتے ہیں اور ان کی کیمیائی ساخت میں دھاتوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہ معدنیات دھات کے ممکنہ ذریعہ کے طور پر کام کرتے ہیں اور کان کنی کے ذریعے نکالا جا سکتا ہے۔ لوہا، تانبا، سونا، چاندی وغیرہ کچھ عام دھاتی معدنیات ہیں۔ ان کے غیر نامیاتی کیمیائی فارمولے میں، غیر دھاتی معدنیات میں دھاتی عناصر نہیں ہوتے۔ مٹی، ڈائمنڈ، ڈولومائٹ، جپسم، میکا، ایمتھسٹ، کوارٹز وغیرہ کچھ عام مثالیں ہیں۔ مینگنیج، آئرن ایسک اور باکسائٹ دھاتی معدنیات ہیں اور انہیں فیرس اور الوہ دھاتی معدنیات میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ فیرس معدنیات وہ ہیں جس میں آئرن ہوتا ہے اور الوہ وہ ہوتا ہے جس میں آئرن نہیں ہوتا ہے۔ دھاتی عناصر کیا ہیں؟ دھاتی عناصر (یا مختصر دھاتیں) وہ عناصر ہیں جن میں درج ذیل خصوصیات ہیں: وہ بجلی اور حرارت چلاتے ہیں۔ وہ نرم اور بدصورت ہیں (یعنی بغیر ٹوٹے بگڑے ہو سکتے ہیں) اور عام طور پر کمرے کے درجہ حرارت پر ٹھوس ہوتے ہیں (استثنیٰ مرکری ہے)۔ سب سے زیادہ دھاتی عنصر کیا ہے؟ Francium سب سے زیادہ دھاتی جزو ہے. پھر بھی، ایک آاسوٹوپ کو چھوڑ کر، فرانسیئم ایک انسان ساختہ عنصر ہے، اور تمام آاسوٹوپس اتنے تابکار ہوتے ہیں کہ وہ تقریباً فوراً ہی

دوسرے میں گر جاتے ہیں۔ سب سے زیادہ دھاتی کردار کے ساتھ قدرتی عنصر سیزیم ہے، جو فرینسیم کے بالکل اوپر متواتر جدول پر واقع ہے۔

غیر دھاتی معدنیات Non-Metallic minerals:

غیر دھاتی معدنیات وہ معدنیات ہیں جو یا تو غیر دھاتی چمک دکھاتی ہیں یا اپنی ظاہری شکل میں چمکتی ہیں۔ نکالنے کے قابل دھاتیں ان کی کیمیائی ساخت میں موجود نہیں ہیں۔ چونا پتھر، جپسم اور ابرک غیر دھاتی معدنیات کی مثالیں ہیں۔ غیر دھاتیں معدنیات وہ عناصر ہیں جو الیکٹرانوں کو قبول یا حاصل کر کے منفی آئن بناتے ہیں۔ غیر دھاتیں وہ ہیں جن میں تمام دھاتی صفات موجود نہیں ہیں۔ وہ گرمی اور بجلی کے اچھے موصل ہیں۔ وہ زیادہ تر گیسیں ہیں اور بعض اوقات مائع۔ ان میں سے کچھ کمرے کے درجہ حرارت پر بھی ٹھوس ہوتے ہیں جیسے کاربن، سلفر اور فاسفورس۔ غیر دھاتوں کی خصوصیت اعلی آئنائزیشن توانائیاں اور اعلی برقی منفیت ہیں۔ ان خصوصیات کی وجہ سے، غیر دھاتیں عام طور پر الیکٹران حاصل کرتی ہیں جب دوسرے مرکبات کے ساتھ رد عمل ظاہر کرتی ہیں، covalent بانڈز بناتے ہیں۔

غیر دھاتوں کی عمومی خصوصیات درج ذیل ہیں۔ غیر دھاتوں کے ایٹم دھاتوں کی نسبت چھوٹے ہوتے ہیں۔ غیر دھاتوں کی کئی دیگر خصوصیات ان کے جوہری سائز کے نتیجے میں ہوتی ہیں۔ غیر دھاتوں میں برقی منفی صلاحیتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر دھاتوں کے ایٹموں میں عام طور پر جتنے الیکٹران ہوتے ہیں اس سے زیادہ الیکٹرانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا شدید رجحان ہوتا ہے۔ غیر دھاتوں میں برقی منفی صلاحیتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ غیر دھاتوں کے ایٹموں میں پہلے سے موجود الیکٹرانوں کو پکڑنے کا ایک مضبوط رجحان ہوتا ہے۔ اس کے برعکس، دھاتیں آسانی سے ایکیا زیادہ الیکٹران کو غیر دھاتوں کو چھوڑ دیتی ہیں، اس لیے دھات آسانی سے مثبت چارج شدہ آئن بناتی ہے، اور دھاتیں آسانی سے بجلی چلاتی ہیں۔

دھاتی معدنیات اور غیر دھاتی معدنیات میں فرق:

دھاتی معدنیات	غیر دھاتی معدنیات
دھاتی معدنیات ایک یا زیادہ دھاتوں پر مشتمل معدنیات ہیں۔ یہ عام طور پر معدنی ذخائر کے طور پر پائے جاتے ہیں اور یہ ایک زبردست حرارت اور بجلی کے کنڈکٹر ہیں، جیسے لوہا، تانبا، چاندی، باکسائٹ، مینگنیج وغیرہ۔	غیر دھاتی معدنی ذخائر پتھر اور مٹی اور ریت کے گڑھوں کی کانوں پر مشتمل ہیں۔ کیمیائی اور کھاد کے ساتھ معدنی ذخائر؛ نمک کے ذخائر؛ کوارٹج کے ذخائر، جپسم، قدرتی قیمتی پتھر، اسفالٹ اور بٹومین، پیٹ اور کوئلے اور تیل کے علاوہ دیگر غیر دھاتی معدنیات۔
دھاتی معدنیات وہ معدنیات ہیں جن میں دھاتی عناصر اپنی خام شکل میں موجود ہوتے ہیں۔	غیر دھاتی معدنیات میں ان میں کوئی دھاتی مادہ نہیں ہوتا ہے۔

جب دھاتی معدنیات پگھل جاتی ہیں تو ایک نئی مصنوعات بنتی ہے۔	غیر دھاتی معدنیات کے معاملے میں، آپ کو اس طرح کے عمل کے بعد کوئی نئی مصنوعات نہیں ملتی ہیں۔
دھاتی معدنیات عام طور پر آگنیس اور میٹامورفک چٹان کی شکلوں میں پائی جاتی ہیں۔	غیر دھاتی معدنیات اکثر جوان فولڈ پہاڑوں اور تلچھٹی چٹانوں میں سرایت شدہ پائی جاتی ہیں۔
دھاتی معدنیات گرمی کے ساتھ ساتھ بجلی کے اچھے موصل ہیں۔	غیر دھاتی معدنیات بنیادی طور پر بجلی اور حرارت کے اچھے موصل ہیں۔
دھاتی معدنیات میں اعلیٰ لچک اور لچک ہوتی ہے۔	غیر دھاتی معدنیات، کمزوری اور لچک کی کمی ہے اور یہ معدنیات آسانی سے ٹوٹ جاتی ہیں۔
دھاتی معدنیات میں عام طور پر چمک ہوتی ہے۔	غیر دھاتی معدنیات میں کوئی چمک نہیں ہوتی۔

علم معدنیات سے متعلق آیاتِ قرآنیہ

قرآنِ حکیم اللہ رب العزت کی وہ لاریب، مقدس اور کامل واکمل کتاب ہے کہ اس میں ہر شے کا تفصیلاً بیان ہے۔ خواہ وہ وضاحت وصراحت کے ساتھ ہو یا اشارہ وکنایہ کے ساتھ مگر ہر شے کی تفصیل اور ہر خشک وتر کا بیان اس میں موجود ہے۔ اللہ کریم نے سورۃ النحل آیت نمبر 89 میں **تبیانا لکل شئ** کہ اس میں ہر چیز کے روشن بیان کا ذکر فرمایا سورۂ یوسف آیت نمبر 111 میں **وتفصیلا لکل** شئ یعنی اس میں ہر شے کی تفصیل کا ذکر کیا، اور سورۂ انعام آیت نمبر 38 میں **مافرطنا فی الکتاب من شئ** کہ ہم نے کتاب میں کوئی چیز نہیں اٹھا رکھی یعنی جس کا صراحۃ یا کنایۃ بیان نہ فرمایا ہو، ان آیات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کائنات میں کوئی چیز ایسی نہیں جس کا استخراج یا استنباط قرآنِ کریم سے نہ کیا جاسکتا ہو۔ یعنی یہ ایمان والوں کے لیے ہدایت ہے کہ قرآن کریم میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ ایک مقام پر ارشاد ہے کہ **وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ** (سورۃ انعام:59) اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو یعنی قرآنِ پاک میں ہر خشک وتر کے بارے میں اللہ پاک نے بیان فرما دیا۔ قرآنِ حکیم میں "ولا رطب ولا یابس" کہہ کر ہر چیز کی طرف اشارہ کر دیا گیا چاہے وہ نباتات ہوں یا جمادات، انسان ہو یا حیوان، جنات ہوں یا فرشتے، مشروبات یا ماکولات، زمینی ہوں یا آسمانی تخلیقات، اس جہاں سے تعلق ہو یا اُس جہاں سے الغرض سب کا بیان ہے، انہی اشیاء میں سے دھاتیں بھی ہیں۔ کلام الٰہی میں ان کا ذکر بھی ملتا ہے۔ متعدد کے نام اور ان کے کام بھی بیان ہوئے ہیں۔ قرآنِ کریم میں کل ۵ دھاتوں کے نام آئے ہیں: 1 لوہا 2 تانبا 3 سونا 4 چاندی 5 سیسہ۔

لوہا:

سورۃ الحدید میں لوہے کا ذکر آیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِۚ-وَاَنْزَلْنَاالْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِؕ-اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔[4]

"بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا، اس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لئے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ اس شخص کو دیکھے جو بغیر دیکھے اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ قوت والا، غالب ہے۔"

لوہے کے متعلق فرمایا اس میں جنگی قوت بھی ہے اور اس کے علاوہ انسانی معاشرہ کو بام عروج پر پہنچانے میں بھی اس کو بڑا دخل ہے۔[5] یعنی اپنی قدرت سے پیدا کیا اور زمین میں اس کی کانیں رکھ دیں۔ یعنی لوہے سے لڑائی کے سامان (اسلحہ وغیرہ) تیار ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کے بہت سے کام چلتے ہیں۔[6] بعض مفسرین نے فرمایا کہ اتارنا یہاں پیدا کرنے کے معنی میں ہے مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لئے معادن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا اور یہ بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں (۱) لوہا (۲) آگ (۳) پانی (٤) نمک۔ اور نہایت قوت کہ اس سے اسلحہ اور آلاتِ جنگ بنائے جاتے ہیں کہ صنعتوں اور حرفتوں میں وہ بہت کام آتا ہے۔[7]

لوہا۔ مفسرین نے فرمایا کہ یہاں آیت میں "اتارنا" پیدا کرنے کے معنی میں ہے اور مراد یہ ہے کہ ہم نے لوہا پیدا کیا اور لوگوں کے لئے مَعادِن سے نکالا اور انہیں اس کی صنعت کا علم دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں، (1) لوہا۔ (2) آگ۔ (3) پانی۔ (4) نمک۔[8]

اور لوہے کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں انتہائی سخت قوت ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے اسلحہ اور جنگی ساز و سامان بنائے جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کیلئے اور بھی فائدے ہیں کہ لوہا صنعتوں اور دیگر پیشوں میں بہت کام آتا ہے۔ آیت کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ لوہا نازل کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دیکھے جو جہاد میں لوہے کو استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرتا ہے حالانکہ اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں ہوا، بیشک اللہ تعالیٰ قوت والا، غالب ہے، اس کو کسی کی مدد درکار نہیں اور دین کی مدد کرنے کا اس نے جو حکم دیا یہ انہی لوگوں کے فائدے کے لئے ہے۔[9]

لوہا اگرچہ زمین کے اندر کانوں سے نکلتا ہے۔ تاہم اسے نازل کرنے سے تعبیر کیا جیسا کہ میزان کو نازل کرنے سے تعبیر کیا۔ اس سے مراد ان چیزوں کو پیدا کرنا اور وجود میں لانا اور اجمالاً تمام اشیاء ہی اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہیں۔ اور لوہے یا جنگی قوت کے استعمال کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اس سے فتنہ و فساد کو روکا جا سکتا ہے۔ اور ضمنی فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ انہیں چیزوں کے حصول اور استعمال سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون اللہ کے دین کے نفاذ کی خاطر پیش قدمی کرتا ہے اور کون اس سے پہلو تہی کرتا ہے۔ ورنہ اللہ تو اتنا طاقتور اور غالب ہے کہ وہ اور بھی کئی طریقوں سے اپنا دین نافذ کر سکتا ہے۔ مگر جہاد سے اصل مقصود تو لوگوں کا امتحان ہے۔[10]

علاوہ ازیں قرآن کریم میں جہاں کفار کے مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر تعجب کا اظہار ہے وہیں یہ بھی ارشاد ہے کہ پتھر یا لوہا بن جاؤ وہ رب پھر بھی اٹھانے پر قادر ہے۔[11] اسی طرح داؤدؑ کے احوال میں بھی لوہے کا ذکر موجود ہے کہ معجزاتی طور پر اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا تھا۔[12]

تانبا

تانبا ایک سرخی مائل دھات ہے جو کانوں میں پائی جاتی ہے جسے تار کی شکل میں کھینچا جاسکتا ہے، اسے خالص کے علاوہ پیتل اور کانسی وغیرہ مختلف بھرتوں میں استعمال کیا جاتا ہے، سونے میں بھی صلابت پیدا کرنے کے لیے کام میں لاتے ہیں۔ نیز یہ ایک سرخی مائل عنصر دھات ہے جو کافی مرکبات میں پائی جاتی ہے۔ یہ پانی سے نوگنا بھاری ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے برتن عموماً اسی کے بنتے ہیں۔ سورۂ کہف میں لوہے کے ساتھ تانبے کا ذکر بھی ہے یعنی جب یاجوج ماجوج سے قوم تنگ ہوئی تو بادشاہ ذوالقرنین نے قوم اور ان کے درمیان دیوار بنانے کے لیے کہا۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا[13]

”تم لے آؤ میرے پاس لوہے کی چادریں (چنانچہ کام شروع ہوگیا) یہاں تک کہ جب ہموار کر دیا گیا وہ خلا جو دو پہاڑوں کے درمیان تھا تو اس نے حکم دیا دھونکو یہاں تک کہ جب وہ لوہا آگ بنا دیا تو اس نے کہا لے آؤ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا کہ میں اسے اس پگھلے ہوئے لوہے پر انڈیلوں۔“

تانبا سے مختلف اشیاء بنائی جاتی ہیں، تانبے کے برتن بھی بنائے جاتے ہیں، خصوصاً بجلی کی تاریں بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس سے پرانے زمانے میں سکے اور برتن بنائے جاتے تھے۔ قرآن کریم میں پگھلے تانبے کے ساتھ روزِ قیامت جہنم میں عذاب دینے کا بھی ذکر ہے۔[14]

سونا

قرآنِ کریم میں سونے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ[15]

”آراستہ کی گئی لوگوں کے لیے ان خواہشوں کی محبت یعنی عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کیے ہوئے سونے اور چاندی کے اور گھوڑے نشان لگائے ہوئے اور چوپائے اور کھیتی یہ سب کچھ سامان ہے دنیوی زندگی کا اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔“

سونا ایک قیمتی دھات ہے جس کے کئی مصارف ہیں، ایک تو زیورات وغیرہ بنانا، دوم گذشتہ ادوار میں کاروبار سونے اور چاندی کے سکوں سے ہوا کرتا تھا۔ دنیا میں اس کا حصول مومن وکافر سب کے لیے ممکن ہے لیکن آخرت میں فقط مومنین کے لیے ہوگا۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے اہلِ جنت کو سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔[16]

چاندی

چاندی کا ذکر قرآن کریم میں کچھ اس انداز سے ہوا ہے کہ

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ [17]

"اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک امت بن جائیں گے تو ہم بنا دیتے ان کے لیے جو انکار کرتے ہیں رحمن کا، ان کے مکانوں کے لیے چھتیں چاندی کی اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں (وہ بھی چاندی کی)۔ اور ان کے گھروں کے دروازے بھی چاندی کے اور وہ تخت جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں۔ وہ بھی چاندی اور سونے کے اور یہ سب سنہری روپہلی) چیزیں دنیوی زندگی کا سامان ہے اور آخرت (کی عزت و کامیابی) آپ کے رب کے نزدیک پرہیز گاروں کے لیے ہے۔"

چاندی ایسی دھات ہے جو پہاڑوں اور دریاؤں کے کنارے پر پائی جاتی ہے، یہ سونے کے مقابلے میں سستی ہوتی ہے، اس سے زیورات بنائے جاتے ہیں۔ چاندی ایک سفید رنگ کی دھات ہے جو کان سے نکلتی ہے اور بیشتر زیورات، سکے اور نازک قسم کے برتن وغیرہ بنانے کے کام میں آتی ہے۔

سیسہ

سیسہ ایک دھات کا نام ہے جو رانگ کی قسم میں سے نیلاہٹ لئے ہوئے ہوتی ہے۔ بندوق کی گولیاں اسی سے بناتے۔ اس کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ [18]

"بیشک اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے ان (مجاہدوں) سے جو اس کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔"

علم معدنیات سے متعلق احادیث

رکاز:

معدنیات کے متعلق احادیث کا تعلق زیادہ تر زکوۃ کے مسائل سے ہے، ان احادیث میں رکاز (کچ دھات) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب زمین کندہ یا زمین سے کھود کر نکالا ہوا ہے اس کو فوسل بھی کہتے ہیں فوسل کے میزان بھلے ہی دریافت شدہ یا غیر دریافت شدہ اور ان کے معلومات کو جمع کرنا فوسل رکارڈ کہتے ہیں۔ اس علم کو عِلمُ الاَحافیر رکازیات کہتے ہیں۔ ارضیاتی حوالے ، جانداروں کے باہمی تعلق اور ان کے ارتقا کے حوالے سے پڑھنے کو پیلیو نٹولوجی کہتے ہیں۔ کوئی بھی نمونے کو اسقوقت فوسل کہیں گے جبکہ وہ کم از کم دس ہزار سال پرانا ہو۔ پس یہ شرط رکھنے والا فوسل سب سے نیا یا جوان کہلائے گا لیکن ایسے بھی فوسل ملے ہیں جنکی عمر 4 ارب سال پرانی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے کہ

"الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ".[19]

یعنی چوپائے کا روندنا معاف ہے اور کنویں میں گر کر مر جانا بھی معاف ہے، یعنی تاوان کا مستحق نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے مالک اور ابن ادریس نے کہا کہ رکاز جاہلیت کا دفینہ ہے کم ہو یا زیادہ اس میں پانچواں حصہ ہے۔ اور معدن رکاز نہیں اور نبی ﷺ نے معدن کے متعلق فرمایا کہ اس میں گر کر مر جانے والا تاوان کا مستحق نہیں اور رکاز میں پانچواں حصہ ہے۔ اور عمر بن عبد العزیز نے معدن میں ہر دو سو درہم میں سے پانچ درہم (چالیس حصہ) لئے اور حسن نے کہا کہ وہ رکاز جو دارالحرب میں ہو اس کا پانچواں حصہ ہے اور دارالاسلام میں ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر دشمن کے ملک میں کوئی چیز پڑی ہوئی پائے، تو اس کا اعلان کرے، اور اگر دشمن کا مال ہو تو اس میں پانچواں حصہ ہے اور لوگوں نے کہا کہ معدن جاہلیت کے دفینہ کی طرح رکاز ہے اس لئے کہ ارکز المعدن بولتے ہیں۔ جب اس میں سے کوئی چیز نکلے تو اس کا جواب ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی چیز دی جائے یا اس کو بہت زیادہ نفع حاصل ہو یا پھل زیادہ آئے تو اس وقت بولتے ہیں ارکزت پھر انہوں نے خود ہی اس کے خلاف کیا اور کہا کہ معدن کے چھپانے میں کوئی حرج نہیں اور پانچواں حصہ ادا نہ کرے۔

علم معدنیات میں معدنیات کی موجودگی کو جاننا بھی شامل ہے۔ معدنیات کی موجودگی کا تصور ذہنوں میں زیادہ تر بلندی پہاڑوں میں پایا جاتا ہے مگر علم معدنیات میں واضح ہے کہ یہ معدنیات بلندی اور پستی میں ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ اس حدیث سے بھی ہمیں اسی طرف رہنمائی دی جا رہی ہے:

رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کی کانیں جو بلندی پر تھیں اور جو پستی میں تھیں بالمقطعہ دیدی تھیں اور وہ زمین بھی جو قدس میں قابل کاشت تھی۔ اور کسی مسلمان کے حق میں سے کچھ نہیں دیا اور نبی ﷺ نے ان کو ایک تحریر لکھوا دی جس کا مضمون یہ تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ وہ کاغذ ہے جس کی رو سے اللہ کے رسول محمد ﷺ نے بلال بن حارث مزنی کو ٹھیکہ دیا قبلیہ کی کانوں کا جو بلندی پر ہیں اور جو پستی میں ہیں اور قدس کی اس زمین کا جس میں کاشت ہو سکتی ہے۔ اور ان کو کسی مسلمان کا حق نہیں دیا۔ اس حدیث کے راوی ابو اویس کہتے ہیں کہ مجھ سے ثور بن زید بن وائل کے مولیٰ نے بسند عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔20

لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی مانند ہیں:

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی طرح ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ان میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اسلام میں سب سے بہتر ہیں، اگر وہ دینی سمجھ رکھتے ہوں۔[21]

معدنیات کی خرید فروخت:

علم معدنیات میں معدنیات کی معلومات ہونا اس کو جاننے کے فن کا علم ہونا اس کو نکالنے کے فن کا علم ہونا پھر اس کو مختلف اشکال میں تبدیلی کا فن کے علم ہونا ہی شامل نہیں ہے بلکہ اس کی خرید فروخت بھی شامل ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی میں معدنیات کو معدنیات کے عوض خریدنا کے متعلق رہنمائی دی گئی ہے۔

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا بیچو جس طرح چاہو۔ 22 اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت ابو قلابہ بیان کرتے ہیں کہ میں ملک شام میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اور مسلم بن یسار بھی اس میں موجود تھے ابو اشعث آیا تو لوگوں نے کہا ابو الاشعث آ گئے وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا ہمارے ان بھائیوں سے حضرت عباد بن صامتؓ کی حدیث بیان کروانہوں نے کہا، اچھا! ہم نے معاویہؓ کے دورِ خلافت میں ایک جنگ لڑی تو ہمیں بہت زیادہ غنیمتیں حاصل ہوئیں اور ہماری غنیمتوں میں چاندی کے برتن بھی تھے معاویہؓ نے ایک آدمی کو اس کے بیچنے کا حکم دیا لوگوں کی تنخواہوں میں، لوگوں نے اس کے خریدنے میں جلدی کی یہ بات عبادہ بن صامتؓ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ سونے کی سونے کے ساتھ چاندی کی چاندی کے ساتھ کھجور کی کھجور کے ساتھ اور نمک کی نمک کے ساتھ برابر برابر و نقد بہ نقد کے علاوہ بیع کرنے سے منع کرتے تھے جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا کام کیا تو لوگوں نے لیا ہوا مال واپس کر دیا۔ یہ بات حضرت معاویہؓ کو پہنچی تو وہ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ ﷺ سے احادیث روایت کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر رہے اور صحبت اختیار کی ہم نے اس بارے میں آپ سے نہیں سنا عبادہؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے قصہ کو دوبارہ دہرایا اور کہا ہم تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اگرچہ معاویہؓ اس کو ناپسند کریں یا ان کی ناک خاک آلود ہو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے لشکر میں تاریک رات میں اس کے ساتھ نہ رہوں حماد نے یہی کہا یا ایسا ہی کہا۔ 23

آسمان سے اتاری جانے والی معدنیات کا خیر و برکت ہونا:

معدنیات کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا ہے اور یہ معدنیات انسانوں کے لیے خیر و برکت کا باعث ہوتی ہیں۔ جیسا کہ حدیث نبوی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے چار بابرکت چیزیں آسمان سے زمین کی طرف اتاریں، (1) لوہا۔ (2) آگ۔ (3) پانی۔ (4) نمک۔ [24]

جاہلیت کے دفینوں کو استعمال کرنے پر زکوۃ دینا:

جاہلیت میں دفن کی گئی چیزوں کے مالک نہ ملنے پر استعمال کی اجازت دی گئی اور اس پر پانچواں حصہ زکٰوۃ دینے کی بھی تلقین کی گئی۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے راستہ میں پڑی ہوئی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "جو چیز چالو راستے میں ملے یا آباد بستی میں، تو سال بھر اس کے متعلق پوچھتے رہو، اگر اس کا مالک آ جائے (اور پہچان بتائے) تو اسے دے دو، ورنہ وہ تمہاری ہے، اور جو کسی چالو راستے یا کسی آباد بستی کے علاوہ جگہ پر ملے تو اس میں اور جاہلیت کے دفینوں میں پانچواں حصہ ہے" (یعنی: زکاۃ نکال کر خود استعمال کر لے)۔ [25]

خلاصہ بحث

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیوں کو ظاہر کرتے ہوئے لوگوں کو غور وفکر کی دعوت دی ہے۔ **افلا یتدبرون ، افلا تعقلون** کے الفاظ سے ان کو تحقیق کی طرف مائل کیا ہے۔ قدرتِ الٰہی کی نشانیوں میں معدنیات بھی شامل ہیں۔ معدنیات سے مراد زمین کے نیچے سے حاصل ہونے والا خام لوہا یا دوسرے قدرتی وسائل ہیں۔ ان معدنیات کو جاننے کے علم کو ”علم معدنیات “کہا جاتا ہے۔ علم معدنیات دراصل علم ارضی کی ایک شاخ ہے ۔ اس علم میں زمین کے بارے میں سائنسی علم اور مشاہدات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس علم کی بدولت ہم اس قابل ہوے ہیں کہ زمین کا سینہ چیر کر اس میں اللہ تعالی کی دی ہوئی نعمتوں کو نکال سکیں مثلاً معدنیات، تیل، گیس وغیرہ وغیرہ۔ قرآنِ کریم میں کل پانچ معدنیات کے نام آئے ہیں،لوہا، تانبا، سونا، چاندی اور سیسہ۔ لوہے کے فوائد میں سختی اور قوت کا ذکر کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس سے اسلحہ اور جنگی ساز وسامان بنائے جاتے ہیں اور اس میں لوگوں کیلئے مزید فائدے بھی ہیں کہ لوہا صنعتوں اور دیگر پیشوں میں بہت کام آتا ہے۔ تانبا ایک سرخی مائل دھات ہے جو کانوں میں پائی جاتی ہے۔ تانبے سے بھی مختلف اشیاء بطورِ خاص سکے ، بجلی کی تاریں، اور برتن وغیرہ بنائے جاتے ہیں۔ احادیث میں بھی معدنیات کا ذکر ملتا ہے، لیکن ایسی احادیث کا زیادہ تر تعلق مسائلِ زکوٰۃ سے ہے۔ ایک حدیث میں لفظ رکاز آیا ہے کہ اس میں پانچواں حصہ ادا کیا جائے گا اور اس سے مراد ہے زمین کے اندر قدرت کی پیدا کی ہوئی دھات، کان یا دفینہ وغیرہ۔ بعض احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معدنیات کی خرید وفروخت بھی جائز ہے۔ اسی طرح بعض روایات میں معدنیات کو خیر وبرکت کا باعث کہا گیا ہے۔ ایک روایت میں تو لوگوں کو بھی کانوں اور معدنیات سے تشبیہ دی گئی ہے کہ لوگ بھی کانوں کی مانند ہیں کہ جس کا مفہوم اہل علم نے کچھ یوں بیان کیا ہے کہ جس طرح سونے چاندی کو آگ کی بھٹی میں مختلف عوامل اور حالتوں سے گزارا جاتا ہے، تب کہیں جا کر خالص سونا چاندی تیار ہوتے ہیں، اسی طرح اہل ایمان بھی مختلف تکالیف اور مشقتوں میں صبر سے نکلنے کے بعد کندن (اعلیٰ درجے کے مومنین) بن جاتے ہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] البقرة : 164
Al-Baqarah :164

2 مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوری، أبو الحسين، صحيح مسلم؛المُسنَدُ الصحيح

المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دار طیبۃ: بیروت، 1427– 2006) حدیث نمبر2638

Muslim bin Hajjaj Al-Qushairi Al-nesaburi, Abu al-Hussain, Sahih Muslim; Al-Musnad Al-Sahih Al-Mukhtasar Min Al-Sunan Binaql Al-Adl An Al-Adl An Rasool Allah, Dar Taybah, Beruit, 2006, Hadith no: 2638

3 mineralogy". The American Heritage Dictionary of the English Language (5th ed.). HarperCollins. Retrieved 2017-10-19

4 الحدید: 25

25:Al-Hadid

5 پیر کرم شاہ الازہری، کراچی: ضیاء القرآن، تفسیر سورۃ الحدید 57، آیت نمبر 25

Pir Karam Shah Al-Azhri, Zia-ul-Quran, (Karachi: Zia-ul-Quran Publishers,) Commentary on Surah Al-Hadid 57, verse number 25

6 مولانا شبیر احمد عثمانی،تفسیر عثمانی، کراچی:دار الاشاعت، تفسیر سورۃ الحدید 57، آیت نمبر 25

Molana Shabir Ahmad Usmani, Tafsser Usmani (Karachi: Dar Ul Ashaat) Commentary on Surah Al-Hadid 57, verse number 25

7 نعیم الدین مراد آبادی، علامہ ، تفسیر خزائن العرفان، تفسیر سورۃ الحدید 57، آیت نمبر 25

Allama Naeemuddin Moradabadi, Tafsir Khazain al-Irfan, Tafsir Surah Al-Hadid 57, verse number 25

8 شیرویہ ، شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی، ابو شجاع ,المسند الفردوس ، فردوس الاخبار ا، لفردوس بماثور الخطاب، فردوس الاخبار بماثور الخطاب المخرج علی کتاب الشہاب، (دار الکتب العلمیہ: بیروت لبنان 1986ء)باب الالف،1/175 ، الحدیث: 656

Shirwiah, Shirwiah bin Shahrdar bin Shirwiah al-Dilami al-Hamzani, Abu Shuja, Al-Musnad al-Firdus, Firdous al-Akhbar a, Firdous al-Akhbar with the mathur al-Khattab, Firdous al-Akhbar with the mathur al-Khattab al-Mharj al-Kitab al-Shihab, (Dar al-Kitab Al-Ilamiya: Beirut, Lebanon, 1986) Chapter Al-Alf, 1/175, Hadith: 656

9 خازن، الحدید،تحت الآیۃ: 6/232،25، مدارک، الحدید، تحت الآیۃ: 25، ص121، روح البیان،

الحدید، تحت الآیة: 25، 9 / 379، جلالین، الحدید، تحت الآیة: 25، ص651

Khazan, al-Hadid, under the verse: 25, 4 / 232, Daqrul, al-Hadid, under the verse: 25, p. 1212, Rooh al-Bayan, al-Hadid, under the verse: 25, 9 / 379-380, Jalalin, al-Hadid, under the verse: 25, p. 451

10 کیلانی ، عبد الرحمٰن ، مولانا، تفسیر تیسیر القرآن، مکتبة السلام ، لاہور 1432ھ ، تفسیر سورة الحدید 57، آیت نمبر 25

Kelani, Abdul Rahman, Maulana, Tasir al-Qur'an, Maktaba Al-slam, Lahore, 1432Ah, Commentary on Surah Al-Hadid 57, Verse No. 25

11 الاسراء : 49-51

Al-Israa :49-51

12 سبا : 10

Saba :10

13 الکهف : 96

Al-Kahaf : 96

14 : الکهف : 29

Al-Kahaf :29

15 : آل عمران : 14

Aal-Imran :14

16 : الکهف : 30-31

Al-Kahaf :30-31

17 : الزخرف : 33-35

Al-Zukhraf : 33-35

18 : الصف : 4

Al-Saf : 4

19 الإمام بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل ، صحیح بخاری؛ الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول الله صلی الله علیه وسلم وسننه و ایامه، (دار القلم: بیروت لبنان ١٩٨١ء) جلد

اول:حدیث نمبر 1440 حدیث نمبر: 1499 ، حدیث مرفوع مکررات 41 متفق علیہ 8

Imam Bukhari; Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Sahih Bukhari; Al-Jaami al-Musnad al-Sahih al-Mukhtasar from the affairs of the Messenger of Allah, may God's prayers and peace be upon him, and his Sunnah and Ayah, (Dar al-Qalam: Beirut, Lebanon, 1981) Volume I: Hadith No. 1440, Hadith No. 1499, Hadith Marfu'e with repetitions 41, agreed upon by 8.

20 ابوداؤد، سلیمان بن اشعث السجستانی، السنن ، دار السلام ، ریاض ، 2015ء، حدیث نمبر: 3062

Abu Dawud, Suleman bin Ashas Al-Sijistani, Al-Sunan, Darussalam, Ryadh, 2015, Hadith No. 3062

21 صحیح مسلم، حدیث نمبر2638

Sahih Muslim, Hadith No. 2638

22 صحیح بخاری ،حدیث نمبر: 2175

Sahih al-Bukhari, hadith number: 2175

23 صحیح مسلم ،حدیث نمبر:4061

Sahih Muslim, Hadith No. 1568

24 مسند الفردوس، الحدیث: 656

Musnad Al-Firdos, Hadith no: 656

25 النسائي، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب، السنن، دار الفکر، بیروت، 1999ء، حدیث نمبر: 2494

Al-Nasai, Abu Abdurrahman, Ahmad bin Shuaib, Al-Sunan, Dar ul Fikar, Beruit, 1999, Hadith no: 2494